سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

اخبار بدر قادیان

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء

جلد ۶

نمبر (۳۷)

چہرہ گویم با تو گر آئی چہ با در قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

درد بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ضلع گورداسپور رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

حضرت حسام الدین صاحب محرر ... ضلع سیالکوٹ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکار کند از اشقیاء است

یک قدم دوری از آن عالی جناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

نرخ قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عــہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۱ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

منیجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہوئے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ ۔ (تین بار) آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (تین بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ بمعہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

کیا مرتد ڈاکٹر مفسر کہلا سکتا ہے

(رقم زدہ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات)

معزز ناظرین بدر و الحکم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ مین نے ابھی ڈاکٹر عبدالحکیم کے بارے مین ... کچھ نہین لکھا۔ حالانکہ مین ہر دو اخبارون مین اکثر مضامین دیتا رہتا ہون اس غیر معمولی خموشی کی وجہ بعض احباب نے دریافت بھی کی جس کا جواب یہ دیا گیا اور دیا جاتا ہے۔ کہ مین نے اس کے ارتداد کو ایک معمولی بات تصور کیا ہے اور میرے خیال مین اس سے کوئی فتنہ نہین پڑ سکتا کیونکہ جو شخص تکبر و غیظ مین ایسا خود رفتہ ہو رہا ہو کہ اسے یہ بھی نہ معلوم ہو سکے کہ مین اس سے پہلے کیا کہہ چکا ہون۔ اس کو مخاطب کرنا بے ہودہ وقت ضائع کرنا ہے۔ چنانچہ جن اصحاب نے الذکر الحکیم دیکھا ہے وہ میرے بیان کی تصدیق کرین گے کہ ...ے کے مصنف کا ہوش ٹھکانے نہین۔ کبھی کچھ کہتا ہے کبھی کچھ ...ب خدا نے اس معاملہ کو خود اپنے ہاتھ مین لے لیا ہے اور ...شہادت ہمین صادق و کاذب مین امتیاز کر کے دکھانیوالی ...ہمین بحث کرنے کی ضرورت نہین۔ سوم جس شخص ...بھی عقل ہو وہ خوب سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص اپنی ...الواب بلا وجہ وشبہ جھٹلا رہا ہے اس کا قول کہان ...ہو سکتا ہے۔ چہارم جس عقیدہ فاسدہ کے سبب ا...ر ...ع کیا گیا ہے وہ ایسے مسئلہ کی مخالفت ہے جس پر جمہور اہل اسلام ...یعنی نجات بجز ایمان بالرسل نہین ہان غلط فہمیون ...بیلئے میرے محترم بھائیون نے جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ...ن مجھے بعض مخالفین کی تعلیون کا نوٹس لینے کی ضرورت ...کیونکہ وطن کے کسی گذشتہ پرچہ مین اسی ڈاکٹر نے لکھا تھا کہ مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے مستفید ہو کر ...نا کہ "انما اوتیتہ علی علم عندی" اور آپ کا یہ قول کہ ...روحانیت نہین " صرف بوجہ مخالفت ہے اور بعض ...ن یہی کہا کرتے ہین کہ اتنا بڑا عالم فاضل وبرینہ مرید آخر ...ہو کر ہی مخالف ہوا ہے۔ سو یہان مین یہ دکھانا چاہتا ہون ...اس کی تفسیر سے وہ حصہ نکال دیا جاوے۔ جو حضرت اقدس کی ...سیدین عسل مصفے وغیرہ سے انتخاب کردہ ہے اور نیز وہ جس مین مولانا حکیم الامتہ سلمہ کی کتابون کا جنمین سے بعض قلمی نسخے تھے انتخاب ہے۔ تو پھر پیچھے سوائے نیچری خیالات یا غلطیون کے

بہت کم حصہ قابل لحاظ رہ جاتا ہے۔ پہلے پہل جب تفسیر القرآن کا اشتہار دیکھ کر مین نے یہ تفسیر منگوائی۔ تو مین اسے دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ کہ یہ ایک ہمارے بھائی کی تفسیر ہے اور مین نے اسی حسن ظن و شوق مین بڑے فخر کے ساتھ اپنے ابا جان کو دکھائی۔ ابا جان جو خدا کے فضل سے ایک عالم فاضل شخص ہین اسے دو ہفتے مختلف مقامات سے دیکھتے رہے اور فرمایا۔ کہ میرا دل اسے دیکھنے کو نہین چاہتا اسمین روحانیت نہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھنیوالا کوئی نیچری ہے۔ اس وقت سچ کہتا ہون مجھے ابا جان کا یہ قول بہت برا معلوم ہوا مگر ادب کے واسطے بولا نہین۔ آخر جب مین نے بھی اس کا مطالعہ شروع کیا اور باقاعدہ طور سے فجر کے درس مین اسے آگے رکھنے لگا تو مجھے بہت کچھ قابل اصلاح معلوم ہوئی۔ چنانچہ انہی دنون مین ایک مضمون بدر مین شائع کروایا گیا تھا۔ جسمین ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ تفسیر کی مہربانی فرما کر اصلاح کرین افسوس تو یہ ہے کہ متن قرآن بھی ایسے کاتب کے حوالے کیا گیا جو کوئی ورق غلطی سے خالی لکھنا نہین جانتا۔ اس مضمون کے نیچے مخدومی مولوی نورالدین صاحب کی تائید بہ این الفاظ بلا میری تحریک کے درج تھی۔ کہ "نورالدین کو اس سے کامل اتفاق ہے" اور ساتھ ہی لکھا ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب (مرحوم رضی اللہ عنہ) ایک علیحدہ مضمون لکھین گے یہ ان دنون کی بات ہے جبکہ ابھی ڈاکٹر صاحب کی مخالفت موجودہ کا نام و نشان بھی نہ تھا اب دیکھیئے ڈاکٹر صاحب باوجود احمدی ہونے کے اس پر بہت جھنجلائے اور منشی محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر بدر نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ وہ لکھتے ہین عنقریب معترض کو الٰہی سزا اس کا جواب دیگی۔ کچھ ایسے ہی الفاظ تھے ٹھیک یاد نہین رہا (مگر معترض بفضل الٰہی آج تک بخیر ہے) اور اس وقت یہ مضمون لکھ رہا ہے ہان کہا یہ حضرۃ علیحدہ مامور من اللہ و الحکم منتہی مین مگر خیر اپنا ایک بھائی سمجھ کر خاموش رہا اس کے بعد آخر وہ دن آ پہنچا جب کہ مین نے حضور الحکم علیہ السلام کے یہ الفاظ پڑھے کہ "اسمین روحانیت نہین" اسوقت مجھے اپنے ابا جان کے الفاظ یاد آ گئے اور میز کہا کہ واقعی سچ کہتے تھے یہ باتین مین نے اس لئے لکھین تاکوئی نہ کہے کہ جبتک ڈاکٹر مرید رہا اس کی تفسیر کی کیون تائید ہوتی رہی اور اصحاب کیون مخالف ہو گئے ہین۔ سوا ایسے معترضین پر مخفی نہ رہے کہ تفسیر کے متعلق یہ خیالات پہلے ہی تھے صرف اس خیال سے کہ احمدی جماعت کے اس ان کے خیالات کے مطابق کوئی تفسیر نہین۔ تسامحاً اسے ہی خریدتے رہے کہ آخر کچھ تو ہے باقی خود صحیح کرین گے۔ اخیر مین مین چند آیات کے معنے حمائل التفسیر سے دکھا کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہون کہ جو شخص صحیح ترجمہ کرنے پر بھی قادر نہ ہو وہ کیا تفسیر کریگا مندرجہ ذیل غلطیان جو محض سرسری نظر سے ایک آدھ گھنٹے کی ورق گردانی سے معلوم کی گئی ہین ایسی ہین جن پر یہ گمان بھی نہین ہو

سکتا کہ سہو کتابت ہے، اور پھر یہ اس حمائل میں جسکی نسبت آپ لکھتے ہین۔ بعدازان حمائل کی صورت مین طبع کرانے کیواسطے مین اسپر نظر ثانی کرسکا اور بہت جگہ ترمیم و اصلاح کیگئی" دیکھیئے اس قدر کوشش کے بعد ترجمہ کا یہ حال ہے حالانکہ ایک معمولی طالب علم بھی اگر مولوی نذیر احمد شاہ عبدالقادر شاہ رفیع الدین صاحبان کا ترجمہ آگے رکھے تو یہ غلطیان نہین کرتا۔

(۱) ولا یغرنکم باللہ الغرور فاطر ع ۱ ۲۲ (ترجمہ ڈاکٹر) نہ تم کو غرور اللہ سے بہکا دے آپ (حمائل) غرور بالفتح اور غرور بالضم مین فرق نہین کر سکے یہان غرور کے معنے مین دھوکہ دینیوالا۔ دغاباز یعنی شیطان اور آپ غرور رکھ رہے ہین یعنی تکبر سبحان اللہ!

(۲) ولقد اضل منکم جبلاً کثیراً یٰسین ع ۴ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) اور تم مین سے بہت سی فطرتین بہک گئین۔ اضل کو لازم سمجھ لیا ہے حالانکہ اس کے معنے ہین شیطان نے گمراہ کر دیا (۳) بل جاء بالحق وصدق المرسلین الصفت ع ۲ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) بلکہ وہ تو حق لیکر آیا ہے اور رسولون نے سچ کہا ہے (اکمل) صدق کے معنے سچ کہا ہے کئے ہین حضرت یہ صدق نہین بلکہ صدّق ہے یعنی سچا کیا ہے۔ (۴) لشوباً من حمیم الصفت ع ۲ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) ملا ہوا پانی۔ حمیم کے معنے گرم پانی تھے آپ صرف پانی لکھتے ہین۔ (۵) نسی ما کان یدعوا الیہ من قبل الزمر ع ۱ ۲۳ (ترجمہ) ایسا بھول جاتا ہے کہ گویا اس کو پہلے پکارا ہی نہ کرتا تھا۔ یہان ما کو بلاوجہ و بغیر لحاظ ترکیب نحوی نافیہ بنا دیا ہے حالانکہ اس کے معنے ہین بھلاتا ہے اس بات کو (مصیبت) جس کیلئے پہلے دعائین کرتا تھا یا اپنے رب کو (مارک)

(۶) تنزیل الکتاب من اللہ (ترجمہ ڈاکٹر) یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔ یہان تنزیل کے معنے ندارد۔ (۷) ومن تق السیاٰت یومئذ فقد رحمتہ (ترجمہ ڈاکٹر) اور جو اس دن دکھون سے بچا۔ لاحول ولا قوۃ تق کے معنے "بچا" یہ صرف و نحو پر عبور کا ثبوت ہے اس کا مطلب ہے "اور جسے تو اس روز عقوبات سے بچائی پس تو نے اسپر رحم کیا"۔

(۸) سبح بحمد ربک بالعشی والابکار۔ یہان عشی کے معنے "شام" کئے ہین۔ مجھے زیادہ اعتراض نہین لیکن واضح رہے کہ عشی دوپہر کے بعد کو کہتے ہین ۱۲

(۹) وھم فیھا مبلسون الزخرف ع ۷ ۲۵ مبلسون کے معنے "اوندھے منہ" لکھے ہین حالانکہ ترجمہ کرنیوالے اس کے معنے "نا امید" کرتے ہین۔

(۱۰) اضل اعمالھم محمد ع ۱ ۲۶ یہان پھر ترجمہ کیا ہے ان کے اعمال برباد ہو گئے تعجب کہ اعمالھم بھی نہین سوجھا اس کا ترجمہ ہے اللہ نے ان کے عملون کو اکارت کر دیا یعنی جو کوششین دین اللہ کے مٹانے مین کرتے ہین سب عبث جائینگی اور کبھی نبی کے مقابلہ مین کامیاب نہ ہونگے (۱۱) ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت فاولیٰ لھم محمد ع ۳ ۲۶ یہان اولیٰ لھم کے معنے کئے ہین بہتر تو یہ ہے کہ تابعداری کرین حالانکہ سیاق سباق کلام کے لحاظ سے خدا ہی ان کا کھوج ا کھوئے یا پیچھے سے منہ ان کے معنی ہونے چاہئین۔ تعجب ہے کہین اولیٰ لک فاولیٰ مین بھی یہی معنے زیادہ ہین۔ (۱۲) فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون (ترجمہ ڈاکٹر) پس سستی نہ کرو اور اسلام کی طرف دعوت کرتے رہو بندہ خدا یہ تو خیال کرو کیا تدعوا امر کا صیغہ نہ کیا اسی لئے مفتاح القرآن تالیف کی ہے اگر تدعوا پر لا نہین تو پھر اس کا نون کہان گیا اس کے معنے ہین اور صلح کیطرف ان کفار کو نہ بلاؤ کیونکہ تم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ اگست ۱۹۰۷ء ۔ سینالھم غضب من ربھم

ترجمہ ۔ قریب ہے کہ ان کو ان کے رب کا غضب پہنچیگا

۶ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ من کان فی نصرۃ اللہ کان اللہ فی نصرتہ

۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا۔ ترجمہ ۔ تمہارے لئے اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے۔

۲ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔

۵ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ توکلوا علیہ ان کنتم مؤمنین ۔

۵ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ بسلام منا

تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا ۔

تازہ اخبار

۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء کی صبح کو خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور منشی محبوب عالم صاحب لاہور سے اور میاں احمد دین صاحب گوجرانوالہ سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ قبل ظہر حضرت نے فرمایا۔

برکات الابتلاء اصل میں دیکھا گیا ہے ۔ کہ ابتلاء اور تکالیف کا زمانہ جو انسان پر آتا ہے ۔ وہ اس کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قاعدین پر مجاہدین کو فضیلت دی ہے ۔ مجاہدین دو قسم کے ہیں ایک وہ جو اپنے اوپر خدا تعالیٰ کے راہ میں مشکل کام ڈال لیتے ہیں اور اس کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور وہ دوسرے وہ ہیں جن پر قضاء قدر سے مشکلات اور تکالیف وارد ہوتی ہیں اور وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کرتے ہیں جو شخص رات دن اپنے کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں اور اسی طرح ان کی زندگی گذر جاتی ہے اور ان پر کوئی تلخی نہیں آتی ۔ کہ وہ صبر کریں تو وہ قاعدین میں داخل ہیں ۔ جس زمانہ کو انسان بہ سبب تلخی کے برا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے اور نہیں چاہتا ۔ کہ ویسا زمانہ اس پر آوے ۔ دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے ۔ بہ شرطیکہ صبر اور تحمل سے بسر کرے ۔ حسن بصری کا ذکر ہے کہ کسی نے اس سے پوچھا ۔ کہ تم کو غم کب ہوتا ہے تو اس نے جواب دیا ۔ کہ جب کہ غم نہ ہو ۔ سوچ کر دیکھ لیا جائے ۔ تو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جب تلخ زندگی مصائب کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ اون کو برداشت کرتا ہے ۔ تو اس کے وارد ہوتے ہیں ۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے ۔ کہ اول تکلیف پھر آرام حاصل ہوتا ہے ۔ اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے جب بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو ۔ جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزہ دار کو ہے وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے ۔ معمولی طور پر ہر روز کھایا جو اس میں وہ لطف نہیں ۔ جو لطف اس کھانے میں ہوتا ہے ۔ جو مثلاً سفر کی شدت سے حاصل ہوتا ہے ۔ وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے ۔ کہ مدد حاصل ہوتی ہے ۔

مزید رعایت عرب صاحب عبد الحی کی کتب کا اشتہار بطور ضمیمہ کے اخبار کے ساتھ شائع ہوتا ہے ۔ عرب صاحب نے گذشتہ ایک اور رعایت یہ زیادہ کر دی ہے ۔ کہ اگر کوئی چاہے ۔ تو صرف ایک کتاب اس میں بھی رعایت دیجاویگی ۔ تمام کتابوں کا ایک دفعہ خریدنا ضروری نہیں ۔ ہر ایک کی قیمت نصف کر دی گئی ہے ۔ چونکہ عرب صاحب مقروض ہیں ۔ اس واسطے کہ احباب عرب صاحب موصوف کی امداد میں بہت کوشش کریں گے ۔ کتابیں مفید ہیں ۔

(اڈیٹر)

تنبیہ السفیہ

جواب خط ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کا

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہوی عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔ خط محررہ ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء درجواب خط عاجز کے صادر ہوا (۱) الذکر الحکیم نمبر ۴ رسالہ جناب موصول ہوا بموجب آپکے ارشاد کے خاکسار نے اس نمبر کو کسی قدر دیکھا ۔ آپ جس امر کا انکار محض فرماتے ہیں ۔ وہ صفحہ ۴۹ مین صاف لکھا ہوا ہے وہو ہذا بقلم جلی نقل کرتا ہون ۔

(۱) الغرض تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے اور توحید وتزکیہ نفس ہی ۔ مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو یا مسیح پر ۔ اگر کہین کہا ہو ۔ تو وہ آیت تبلائی ہوتی

(۲) ایضاً ۔ آنحضرت صلعم نے جو بڑے سے بڑا خطاب یا عہدہ اپنے لئے شائع کیا وہ عبدہ ورسولہ ہے نہ کہ مدار نجات ۔ اور بھی چند فقرات اس نمبر وغیرہ مین ایسے ہی مندرج ہین ونعوذ باللہ منہا ۔ ان اقوال سے آپکا سخت الحاد اور ارتداد ثابت ہوتا ہے جس سے آپ کو توبہ کرنا بہت جلد نہائیت ضروری تھا مگر آپنے بعوض توبہ کے اور صریح جھوٹ بولا اور جن آیتون سے آپنے اپنے ان اقوال پر استدلال کیا ہے اسمین سخت غلطی کہائی ہے جواب اس کا شافی وکافی حقیقۃ الوحی مین لکھا ہوا ہے ۔ اس کو ملاحظہ کرو ۔ افسوس کہ آپ تمام قرآن مجید کو تفسیر لکھ کر بہول گئے اور کوئی آیت آپکو ایسی یاد نہین رہی ۔ کہ جس مین آنحضرت صلی اللہ پر ایمان لانے کو دار مدار نجات کا قرار دیا گیا ہو ۔ یہان پر واسطے آپ کی تنبیہ کے بطور مثال کے ایک ہی آیت کو پیش کرتا ہون ۔ قال اللہ تعالیٰ ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین پ ۳

ڈاکٹر صاحب ذرا آنکھین کہول کر دیکھو ۔ کہ اس آیت مین تو صرف اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی واسطے مغفرت ذنوب کے اور نیز واسطے محبوب الٰہی ہونے کے کافی قرار دیا گیا ہے اس سے بڑھکر اور کیا دار مدار نجات کا ہوگا اور پھر اس اتباع سے اعراض کرنے والون کو مبغوض اور کافر فرمایا گیا ہے مگر مجھ کو یہان پر آپ کی مسلک اور فہم سے یہ اندیشہ ہے کہ آپ اس آیت سے برعکس سالق کہین یہ کہدیوین ۔ کہ دار مدار نجات اور محبوب الٰہی ہونے کے صرف اتباع آنحضرت صلعم کا ہی کافی ہے ۔ نہ توحید الٰہی ۔ کیونکہ اس آیت سے ثابت ہے کہ توحید الٰہی پر دار مدار نجات کا نہین ہے کیونکہ اس آیت مین اثبات توحید الٰہی کا بصراحت مذکور نہین ہوا ہے ۔ مگر یہ الحاد اور مسلک آپکا محض فاسد اور باطل ہے ۔ کیونکہ ہر سخن وقتی وہر نکتہ مقامی دارد ۔ اور اسی مسلک نے آپ کو حضرۃ اقدس مسیح موعود سے مرتد کر دیا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب غور و تدبر کرو کہ منہاج استدلال قرآنی کا یہ ہے ۔ کہ جن آیات مین بحث توحید یا رد شرک کی ہے اون آیات مین مسئلہ نبوت کو بصراحت داخل نہین فرمایا گیا اور جن آیات مین اثبات نبوت فرمایا گیا ہے ۔ اون مین بحث توحید کو بصراحت نہین چھیڑا کیونکہ ہر ایک مسئلہ اپنے اپنے محل پر ثابت کیا گیا ہے ۔ ہان یہ کلام الٰہی کی خوبی ہے کہ جن آیات مین اثبات توحید کا ہے اون مین بطور اشارات لطیفہ کے اثبات نبوت کا بھی پایا جاتا ہے اور جن آیات مین اثبات نبوت کا ہے اون سے اثبات توحید کا بھی مفہوم ہو جاتا ہے اور کلام بلیغ وفصیح کا ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا ۔ تاکہ خلط مبحث نہ ہو جاوے ۔ جن آیات سے آپنے استدلال کیا ہے ان مین سے آپ کی تنبیہ کے لئے صرف ایک آیت یہان پر لکھی جاتی ہے ۔ تا کہ آپکے استدلال کا حال پر اختلال ہر ایک اہل بصیرت پر واضح ہو جاوے ۔ قولہ تعالیٰ فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ ڈاکٹر صاحب لفظ فطرۃ اللہ آیت مین منصوب واقع ہوا ہے ۔ اس لئے کسی فعل کا مفعول یا مصدر واقع ہوا ہوگا ۔ کیونکہ مبتدا خبر نہین جو جملہ اسمیہ ہو کر کلام تام ہو جاوے ۔ فعل فاعل نہین جو جملہ فعلیہ ہوکر پورا کلام ہو جاوے ۔ اب جناب سے استفسار یہ ہے ۔ کہ جب فطرۃ اللہ کلام پورا ہی نہین ہے بلکہ ایک فضلہ ہی جو منصوب ہے اور مرفوع نہین ۔ تو آپ اس سے کسی مدعا پر کیونکر استدلال فرما سکتے ہین ۔ ہان مجھ کو خوب یاد آیا کہ آپ

اس خط مردودہ مین خود اقرار کرتے ہین کہ میری تفسیر مسائل نحو یہ وعلم لغت واعراب القرآن وغیرہ سے محض عاری ہے ۔ اندرین صورت جبکہ آپ علوم آلیہ سے محض نا آشنا ہین تو پھر اس آیت سے آپ کیونکر استدلال فرماوین گے اور مین بھی جو کچھ بیان کرونگا ۔ اس کو گو کہ آپ سمجھ سکین گے مگر شائد دوسرے ناظرین کو فائدہ حاصل ہو جائے اس لئے لکھتا ہون ۔ کہ فطرۃ اللہ سے قبل فاقم وجہک للدین حنیفا وارد ہے اور یہی فعل عامل ہے یعنی فعل فاقم فطرۃ اللہ کا ناصب ہے اور فطرۃ اللہ بحذف حرف جار اس کا منصوب ہے ۔ اب معنے آیت کے یہ ہوئے کہ فطرۃ الٰہی پر قائم رہو ۔ کہ جس پر اس نے بنی آدم کو بنایا ہے ۔ اول حکم یہ تہا ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہوکر قائم ہو جاؤ ۔ اس حکم اول کی تعمیل کے لئے تائیداً یہ ارشاد ہوتا ہے ۔ کہ فطرۃ اللہ پر قائم رہو ۔ یہ اس لئے فرمایا ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہوکر قائم ہونا کوئی دشوار امر نہین ہے ۔ کیونکہ فطرت انسانی اس کی معاون اور مددگار پڑی ہوئی ہے مطلب یہ ہے ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہوکر قائم ہونے کا امر تکلیف مالایطاق نہین ہے ۔ کیونکہ فطرۃ انسانی اس کے لئے معین پیدا کی گئی ہے ۔ اب اوسی دین اسلام پر قائم ہو جانے کو جس کی معاون فطرۃ اللہ ہے ۔ فرماتے ہین ۔ کہ ذلک الدین القیم ۔ یعنے یہ وہی دین ہے جو تمہارے امور دینی و دنیوی کی اصلاح کرنے والا اور تم کو سیدھا رکھنے والا ہے ۔ اب فرمایا جاتا ہے ۔ کہ فطرۃ اللہ جو دین اسلام کے قبول کرنے کے لئے معاون ہے وہ سب بنی آدم مین پیدا کی گئی ہے ۔ کہ لا تبدیل لخلق اللہ ۔ خواہ یہ جملہ جو خبریہ ہے ۔ بمعنے خبر کے ہی لیا جاوے ۔ یعنی کہ ہماری طرف سے یہ فطرت انسانی کسی انسان مین مفقود نہین کی گئی کیونکہ جملہ انسانون مین توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے عقل و فطرۃ پیدا کی گئی ہے ۔ کہ جس کی وجہ سے توحید الٰہی کا سمجھنا دشوار نہین رہتا ہے اور اگر یہ جملہ خبریہ بمعنی انشا کے ہو ۔ تو یہ مراد ہوگی ۔ کہ ہر ایک انسان پر لازم ہے کہ اس فطرۃ اللہ کو جو دین اسلام اور توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے ایک معاون ہے ۔ اس کو ہرگز تبدیل کرنا نہین چاہیئے مگر چونکہ اس فطرۃ مین خلط کر دینے ۔ توہمات باطلہ سے اور عادات ورسومات فاسدہ کے امیزش سے اکثر لوگ اس فطرۃ اللہ کو تبدیل کر دیتے ہین ۔ لہذا فرمایا جاتا ہے کہ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ کیونکہ اکثر لوگون کا یہ حال ہے ۔ کہ ترک

اور بدعات اور رسومات قبیحہ کو فطرۃ انسانی کی جان سمجھ لیتی
ہیں اور یہی نام کی فطرۃ وہی فطرت ہے جس کو حضرت امام ؑ
نے لعنتی فرمایا ہے اور ایسی فطرت مبدلہ کے لعنتی
کہنے پر بسبب جہالت کے آپنے بڑے بڑے اعتراض
کئے ہیں۔ صدق اللہ تعالےٰ۔ ولکن اکثر الناس
لا یعلمون۔ اب دیکھو کہ یہ آیت اثبات توحید اور رد شرک
کے لئے بیان کی گئی ہے اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس
آیت میں اثبات نبوت بصراحت تامہ مذکور نہیں ہے لیکن
اشارات لطیفہ کے ساتھ اسی آیت سے اثبات نبوت
بھی ہوتا جاتا ہے کیونکہ وہ دین اسلام جس کو ذالک الدین
القیم فرمایا گیا ہے سوائے انبیاء علیہم السلام کے اور
کون لایا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا گیا کہ ولکن اکثر الناس
لا یعلمون۔ یہ آیت بھی انبیاء علیہم السلام کی ضرورت کو
کس زور و شور سے بیان فرما رہی ہے۔ کیونکہ انبیاء ہی
مبعوث ہوکر اس فطرۃ اللہ کو یاد دلاتے ہیں کہ فلاں فلاں
امور فطرۃ اللہ کے مطابق ہیں اور فلاں فلاں امور غیر
مطابق اور نیز آیت کے آگے جس قدر جملے بیان فرمائے
گئے ہیں وہ سب ضرورت انبیاء کو ثابت کرتے ہیں کہ
واتقوہ۔ یعنی اوامر الٰہی کو بجا لانا اور نواہی سے اجتناب
کرنا بغیر ہدایت انبیاء کے کیونکر ہو سکتا ہے۔ واقیموا الصلوٰۃ
ولا تکونوا من المشرکین۔ من الذین فرقوا دینھم
وکانوا شیعا۔ اور مختلف فرقوں کے حق میں ارشاد فرمایا
ہے۔ کہ کل حزب بما لدیھم فرحون۔ یہ سب جملے
ضرورت انبیاء کو ثابت کر رہے ہیں غرضیکہ بالضرور آیت
مذکورہ اثبات توحید کے لئے مسوق و وارد ہے لیکن
باشارات لطیفہ ضرورت نبوت کو بھی ثابت کر رہی ہے گر
ڈاکٹر صاحب میری اس نصیحت کو یعنے کہ۔ ہر سخن وقتی
و ہر نکتہ مقامی دارد کو اگر آپ تسلیم نہ کریں گے۔ تو حضرت
اقدس مسیح موعود سے ارتداد کے سوا سید المرسلین خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتد ہونے کے علاوہ آپ اپنے
عہدہ ڈاکٹری کو بھی خاک میں ملا دیں گے۔ کیونکہ آپنے اپنے
ارتداد کا ایک بڑا سبب یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدی
میں بڑا زور حضرت عیسےٰ کی وفات پر دیا جاتا ہے۔ یا حضرت
اقدس کے مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے پر وغیرہ
وکذا وکذا۔ ڈاکٹر صاحب آپکے شفاخانہ میں جو کوئی شخص
کسی مرض کا مریض آتا ہے تو کیا اس مرض کے دفعہ کرنے
میں آپ زور نہیں دیتے۔ انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی

طریقہ رہا ہے کہ اون کے زمانہ بعثت میں جن مفاسد کا غلبہ ہوتا
تھا۔ اسی کے دفعہ کرنے میں زیادہ زور دیا گیا ہے قرآن مجید
کو تو آپنے بالکل ضیا ضیا کر دیا ہے کیا فرائض منصبی ڈاکٹری
کو بھی بالکل فراموش کر دیا کہ مقتضائے حال مریض پر بھی نظر
کی جاوے۔ ذرہ تدبر کرو۔ ایک اس آیت ذیل میں قال تعالیٰ
ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی
کتاب اللہ یوم خلق اللہ السموات والارض منھا
اربعۃ حرم ذالک الدین القیم۔ اس آیت میں مثل
آیت سابق کے سال بھر کے بارہ مہینوں کی گنتی کو اور ان
میں سے چار مہینوں کی محترم سمجھنے کو بھی دین قیم فرمایا
گیا ہے۔ اگر آپکا مسلک باطل اس آیت کے سمجھنے میں تسلیم
کیا جاوے تو لازم آویگا۔ کہ سوائے اس مسئلہ کے جملہ
مسائل اسلام توحید و نبوت و معاد و اعمال صالحہ و اخلاق
ماموربہا اور جملہ نواہی کی کچھ ضرورت نہیں رہی افسوس
ڈاکٹر صاحب ؎ گر تو قرآن بدین نمط خوانی۔ ببری
رونق مسلمانی۔ کیا آپ کی نظر مذہب عیسائی دنیا پر
نہیں پڑی۔ بلکہ عیسائی تو ایک طرف رہے۔ اکثر مسلمانوں
نے بلکہ علمائے اہل اسلام نے حضرت عیسیٰ کو خدا یا
خدا کا بیٹا اعتقاد کر رکھا ہے۔ کہ صفات الوہیت کا اثبات
اون میں کر رہے ہیں اور ہزاروں مسلمان مرتد ہو کر عیسائی
ہو گئے۔ اس فتنہ کے برابر اس وقت تو دنیا میں کوئی
فتنہ اسلام پر نظر ہی نہیں آتا ہے اور دوسرے جس قدر
فتنہ میں وہ بھی اسی فتنہ عظیمہ کی شاخیں ہیں۔ تو کیا
اس پر بھی اب تک حکمت الٰہی مقتضی نہیں تھی۔ کہ مسیح
ناصری کی الوہیت یا ابن اللہ ہونے کو بڑے زور سے
رد و مردود کیا جاوے اور اس کا رد تو اسی میں ہے
کہ مسیح ناصری فوت ہو گیا۔ اگر خدا یا ابن اللہ ہوتا۔ تو کیوں
فوت ہوتا۔ اور مسیح موعود آگیا۔ جس پر ہزاروں ادلہ
شرعیہ اور نشانات آسمانی و زمینی قائم ہو گئے۔ اگر آپکا
یہ قول تسلیم کیا جاوے۔ کہ حسب مقتضائے حالات
زمانہ کے جماعت احمدیہ میں اس مسئلہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے
تو یہ تو تمام انبیاء علیہم السلام کے منہاج کے مطابق ہے۔
جس پر آپ بھی بموجب فرائض منصبی ڈاکٹری کے عامل
ہیں اگر جماعت احمدیہ بھی اس فتنہ عظیمہ کے رد میں زیادہ
زور دیوے۔ تو عین مقتضائے حکمت الٰہی ہے پھر جو
قصص انبیاء مندرجہ قرآن مجید کو۔ پس بموجب تعلیم
قرآن مجید کے جماعت احمدیہ بھی اس پر زور دیتی ہے

کہ مسیح مر گیا مسیح مر گیا موعود مسیح آگیا آگیا ذالک الدین القیم
ڈاکٹر صاحب دنیا میں ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسی
حالت ارتداد میں موت آجاوے اور پھر کچھ اصلاح نہ ہو سکے
کما قال اللہ تعالیٰ و بدا لھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون
و بدا لھم سیئات ما کسبوا وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون
آپنے حضرت مسیح موعود سے کیا ارتداد کیا۔ آنحضرت خاتم النبیین سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مرتد ہو گئے۔ افسوس صد افسوس۔ ویوم
یعض الظالم علیٰ یدیہ یقول یا لیتنی اتخذت مع الرسول
سبیلا۔ پھر آپ نمبر ہفتم میں یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کی
بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں ملا۔ ظاہری علوم کی رو سے
علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ الیٰ آخرہ۔ اس قول میں بھی
آپنے بڑا جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ آپ المسیح الدجال صفحہ ۳۹ میں
خود تحریر فرماتے ہیں جسکی عبارت نقلاً ذیل تحریر کرتا ہوں۔ وھو ھذا
اون کا حکم عدل ہونا کسر صلیب کرنا الخنزیر کو قتل کرنا اور
جزیہ موقوف کرنا یہ تمام امور اون کی سلطنت ظاہری پر دلالت
کرتے ہیں چنانچہ حکم و عدل وہی ہو سکتا ہے جو بادشاہ وقت ہو
وہی کسر صلیب کر سکتا ہے تمام سوروں کو مروا سکتا ہے اور جزیہ
موقوف کر سکتا ہے الخ بعد اس کے پھر آپ حضرت اقدس کے
مسیح موعود ہونے پر یوں استدلال کرتے ہیں۔ کہ صلیبی مذہب
بڑے زور کیساتھ پھیلتا جا رہا ہے ہزاروں صلیبیں نئی
قائم ہو رہی ہیں الخ اس کے بعد پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح
موعود ہونے پر استدلال فرماتے ہیں۔ کہ کسر صلیب سے مراد اگر دلائل
سے عیسویت کو باطل کرنا لیا جاوے تو کیا قرآن مجید نے
اس کے ابطال میں کوئی کمی چھوڑ دی ہے۔ غرضیکہ یہ مذہب
آپکا آپکے المسیح الدجال میں موجود ہے مگر اس خط مردودہ میں آپ
فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کو ظاہری علوم کے رو سے علمائے دین بہتر
سمجھ سکتے ہیں اس لئے ظن اغلب ہے کہ آپنے اپنا یہ مذہب بحکم
فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے علمائے دین
ہی سے اب بعد ارتداد کے حاصل کیا ہوگا کیونکہ پہلے تو ۱۵ سال
تک حضرت اقدس سے وہی تعلیم حاصل کی تھی کہ مسیح موعود تو دلائل
قاطعہ سے اور نشانات آسمانی سے تائید دین اسلام کی کریگا
اور براہین باہرہ سے مذہب عیسوی کو باطل کرے گا اور اس کی

اور اوس مرض خاص کے علاج میں کیا دوسری امراض کا علاج بھی شامل کر دیتے ہیں۔

بعثت کے زمانہ میں جہاد موقوف کردیا جاویگا ۔ کہ یضع الحرب وغیرہ وغیرہ ۔ افسوس کہ آپ حضرت اقدس سے مرتد ہو کر جیسا کہ مغز دین اسلام یعنی اتباع آنحضرت صلعم سے مرتد ہو گئے ۔ کما مرّ تصریحہ ویسے ہی آپنے اپنی محسن گورنمنٹ عالیہ کے ساتھ بھی آثار بغاوت کے مثل قوم آریوں کے کتابوں میں لکھنے شروع کر دئے انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مجھ کو بڑا تعجب آتا ہے کہ مزعوم مہدی خونخوار جس کی نسبت لایقبل الا السیف او الاسلام جیسی روایات باطلہ وارد ہوئی ہیں انکو بھی آپ صحیح اعتقاد کرنے لگے ہیں چنانچہ صفحہ ۲۵ کے آخر میں اسی رسالہ کے آپ لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس کے ساتھ وہ علامات کہاں ہیں جو احادیث صحیحہ میں مسیح موعود کی نسبت مذکور ہیں مثلاً اون کے نزول سے پیشتر امام مہدی کا موجود ہونا ۔ الخ ۔ ڈاکٹر صاحب افسوس ۔ کہ ایسے خطرناک اعتقادات اور نقض امن کے عقائد جس کے بارہ میں ایک حدیث صحیح بھی دربارہ مسیح موعود وارد نہیں ہوئی ہے ان کی نسبت آپ لکھتے ہیں کہ بہت سی حدیثیں صحیح مصنوعی مہدی خونخوار کے بارہ میں وارد ہو گئی ہیں ۔ حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اب تو یہ اشتہار دے رہے ہیں خواہ یہ اشتہار اون کا اپنی کسی مصلحت ہی پر مبنی ہو کہ جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کے (یعنے ایسے آخری مہدی خونخوار کی نسبت) کوئی پیش کرے تو اوسیقدر بحساب فی حدیث صحیح ایک اشرفی انعام پاوے اب بھی آپکو معلوم ہوا ۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب سے مرتد ہو کر آپ کہاں سے کہاں تک پہونچ گئے اور جو علم و عقل آپ کو حاصل شدہ تھا سب تلف ہو گیا یہ وہ پیش گوئی مسیح کی پوری ہوئی جو اناجیل میں لکھی ہوئی تھی ۔ کہ جو کوئی شخص میرے دوبارہ آنے میں مجھ کو قبول کریگا ۔ اوس کو اور زیادہ دیا جاویگا اور جو کوئی قبول نہ کریگا اوس سے وہ دیا ہوا بھی چھین لیا جاویگا جو اس کو پہلے دیا گیا ہے او کما قال الفاظ کچھ ہوں مطلب یہی ہے چونکہ میں آپکا قدیم سے خیر اندیش ہوں لہذا اس اعتقاد موجب نقض امن کی نسبت پھر بھی عرض کرتا ہوں ۔ کہ آپ بہت جلد اس اعتقاد نقض امن سے اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے اور لکھدیجئے کہ میرا رسالہ المسیح الدجال خود المسیح الدجال ہے اور وہ رسالہ خود باطل و مردود ہے ورنہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ آپ سے کہیں ایسا مطالبہ نہ کرے جیسا کہ آریوں سے کیا گیا ہے اور اغلب کہ میرے پرانے دوست مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اسی لئے ایسے مہدی و مسیح سے اور نیز ایسی احادیث سے اپنے انکار کو اخبارات اردو و انگریزی میں شائع فرما دیا ہے اور مخالف مولویوں کی کچھ پرواہ نہیں کی ۔ میں اپنے اس پرانے دوست کو بڑا عقلمند اور بہادر سمجھتا ہوں کہ رفتہ رفتہ اور بتدریج ہمارے اصول مذہب کی طرف میل کرتا چلا آرہا ہے ؎

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اس خط مردودہ میں جو آپ لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں ملا ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں باوجودیکہ آپ اپنا الحال کا مذہب اور علم المسیح الدجال میں تحریر فرما چکے ہیں مگر اتماماً للحجۃ ۔ میں اس قدر گزارش اور کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپنے یہ اپنا مذہب اپنے رسالہ المسیح الدجال میں سرسری طور پر ہی لکھا ہو ۔ گو یہ احتمال آپ کی پر زور تحریر کے بالکل خلاف ہے تو یہ گذارش ہے کہ دو باتوں میں سے ایک بات کی تو آپ ضرور بالضرور تعمیل کیجئے یا تو بحکم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے آپ ان علمائے دین سے جو آپ انکو علم دین میں اپنے سے بہتر سمجھتے ہیں اس مسئلہ مہدی و مسیح خیالی کو حل فرما کر مع اون کی اسمائے گرامی کے مجھ کو مطلع فرمایئے کیونکہ آج کل یہی ایک مسئلہ تمام دنیائے اسلام میں زیر بحث ہو رہا ہے اور چار لاکھ آدمی جو حضرت اقدس کے مرید ہو چکے ہیں وہ سب کے سب اس مسئلہ مہدی و مسیح مزعوم کے رد اور نفی میں دلائل قاطعہ کیساتھ بہمہ تن مصروف ہو رہے ہیں چنانچہ آپ کی ہی بڑی شکایت اور فریاد یہی ہے کہ احمدیوں میں سوائے اس مسئلہ کے اور کسی مسئلہ اسلامی پر زور نہیں دیا جاتا اور اگر آپ سے آیت فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل نہ ہو سکے تو چونکہ آپ کو دعوائے الہامات و کشوف و رویائے صالحہ ہونے کا بھی مدت سے ہے اس لئے برائے خدا آپ بحیثیت مسیح و رسول آپ کو جناب الٰہی علام الغیوب سے کشوف و منکشف ہو جاوے تو پھر اس سے مجھ کو بھی مطلع فرمایئے لیکن اگر آپ باوجود رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کے اور واقع ہونے سخت ضرورت کے اس مسئلہ کی نسبت اپنی توجہ روحانی کو اس طرف مبذول نہ فرمائیں گے تو اور کس وقت میں آپ اس توجہ روحانی کو کام میں لاویں گے گو آپ بجائے رحمۃ للعالمین ہونے کے زحمۃ للعالمین بزائی معجمہ ہی ہو گئے ؎

کس مرض کی ہیں دوا یہ لب جان بخش تری جان لب پر ہیں تری آزار محبت والے ۔

اگر آپ مجھ کو بذریعہ اپنے دستخطی خط کے اس مسئلہ کے حل سے مطلع نہ فرماویں گے تو بخوبی ثابت ہو جاویگا کہ آپکے جملہ رسائل اور اشتہارات بلکہ خود آپ بھی تو المسیح الدجال پورے ہیں یا کانے دجال ہیں وغیرہ وغیرہ اور پھر مجھ کو کچھ ضرورت نہ ہوگی ۔ کہ آپ کو مخاطب کیا جاوے ۔ کما قال اللہ تعالےٰ والذین ھم عن اللغو معرضون ۔ اس مسئلہ کے آگے دیگر لوازم کو بھی دیکھا جاوے جنکو خاکسار خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب مندرجہ بدر نمبر ۳۴ میں درج کر کے اونکو اس مسئلہ کے مفاسد سے مطلع اور متنبہ کر چکا ہے تو پھر فرمائیے کہ کس قدر مفاسد جہلا اور عوام سے ایسے اعتقادات فاسدہ پر پیدا ہو سکتی ہیں و نعوذ باللہ منہا ۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے مین اپنے وقت پر مسیح موعود کو مبعوث فرما کر اپنی بندوں کی خبر لی کہ پچیس سال سے وہ مامور من اللہ ایسے مفاسد نقض امن کے دفع کرنے میں بہمہ تن مصروف ہو اور اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو گیا ہے کہ چار لاکھ آدمی اس کوشش میں اس کی تائید کر رہے ہیں اور یوماً فیوماً ترقی ہی ہے چونکہ آپنے اپنی ایسی تحریریں بعد ارتداد کے اپنے رسالہ میں شائع کر دی ہیں لہذا آپنے ریاست پٹیالہ کو بھی جو ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے اور گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہ ہے ۔ ایک خطرہ میں ڈالدیا لہذا آپ بہت جلد اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے ۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ریاست سے بھی علیحدہ کر دئے جاویں کیونکہ ریاست پٹیالہ بڑی خیر خواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اگر اس کو آپ کی یہ تحریرات فاسدہ معلوم ہو جاوینگی تو آپکو ریاست سے یک قلم علیحدہ کر دیوے گی ۔ میں نے حق دوستی ادا کر دیا ہے ؎ بر رسولاں بلاغ باشد و بس ۔ نمبر ۱۲ میں آپ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ جس صفائی اور کثرت کے ساتھ مجھے ایام مخالفت میں بشارات ملیں کبھی نہیں ملی تھیں وکذا ۔ ڈاکٹر صاحب آپنے اس نمبر ۱۲ کے لکھتے وقت قرآن مجید کی تمام وعدہ و عید کو نسیاً منسیاً کر دیا ہے اس لئے نمبر ۱۲ کے رد کے لئے صرف چند آیات ہی پیش کی جاتی ہیں ۔ قال اللہ تعالےٰ ویستعجلونک بالسیئۃ قبل الحسنۃ وقد خلت من قبلھم المثلٰت ۔ ایضاً ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ ۔ ایضاً ویستعجلونک بالعذاب ولولا اجل مسمی لجاءھم العذاب ولیاتینھم بغتۃ وھم لا یشعرون ۔ ڈاکٹر صاحب مکذبین اور مرتدین کا تو یہ مقولہ ہمیشہ رہا ہے کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین اگر یہ آیات بھی آپکو یاد ہوتیں تو یہ قول نمبر ۱۲ میں آپ ہرگز ہرگز تحریر نہ فرماتے ۔ آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ خدا کے مامور اور برگزیدہ کا مخالف ملعون ہوتا ہے ۔ اس کو خدا کی طرف سے بشارتیں نہیں ملتیں ۔ اقول ۔ اعتبار انجام کا ہوتا ہے ۔ والعاقبۃ للمتقین ۔ دیکھو قصہ شیطان اور آدم کو جو قرآن مجید میں متعدد جگہ پر بیان فرمایا گیا ہے کہ اس کے ارتداد کے بعد جو حضرت آدم کی نسبت اس سے واقع ہوا اس کو مکالمات الٰہیہ

بھی ہونے لگی اور نوبت ان مکالمات کی یہان تک پہونچی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ مناظرات بھی کرنے لگا کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ ڈاکٹر صاحب بمقابلہ نصوص الٰہیہ کے نہ الہامات معتبر ہوسکتے ہین اور نہ بشارات کیونکہ بعد ارتداد کے یہی شغل شیطانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ . . . . انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزہم ازا۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم۔ آپ ایسے الہامات پر دہوکا نہ کہایئے کیونکہ ابہی تک ایک ذرہ بھر بہی آپ کو کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور نہ ایسی بشارات پر آپ مطمئن رہین۔ شیطان کو بہی اس کی دعا پر بشارت ملی تہی۔ انظرنی الی یوم یبعثون۔ انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم۔ اور اپنی پیشگوئی چودہ ۱۴ ماہ کے منتظر رہیئے۔ کیونکہ کسی قدر غلط سلط استراق سمع شیاطین کو بہی حاصل ہو جاتا ہے اور پھر ایسے استراق سمع کے بعد شیاطین ہلاک بھی ہو جاتے ہین۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین۔ ایضاً الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب۔ مجھ کو آپ کی نسبت خوف ہے۔ کہ کہین اس استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب یا شہاب مبین آپ پر نہ ٹوٹ پڑے کیونکہ سنت اللہ یون ہی ہے۔ کہ استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب ٹوٹا کرتا ہو دیکہو حقیقۃ الوحی کو کس قدر ایسے انسانون پر جو بڑے بڑے دعاوی کرتے تھے۔ بمقابلہ اس مامور من اللہ کے شہاب ثاقب اور شہاب مبین گرے ہین لیکن وہ علم جس کو اظہار علی الغیب کہتے ہین وہ بجز مامور من اللہ کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربہم۔ سو اگر آپ کو اظہار علی الغیب کا مرتبہ حاصل ہے اور یہ دعویٰ ہے۔ تو اس کا فیصلہ چودہ ماہ تک ابتدائی جولائی ۱۹۰۷ء سے ہوجاویگا صبر کیجئے اس نمبر مین آپنے خاکسار کو دو ہفتہ کے لئے واسطے تصدیق اپنے الہامات کے طلب بہی فرمایا ہے کہ اور نہین میری رویائے صادقہ کا اور الہامات کا امتحان ہی ہہی۔ ڈاکٹر صاحب مین آپ کی رویا کی تکذیب نہین کرتا مین تو کافرون کے رویا کے لئے بہی امکان صدق کا معتقد ہون کیا آپکو حضرت یوسف کے بادشاہ وقت کا خواب جو قرآن مجید

مین مندرج ہے یاد نہین رہا کہ کیسا سچا واقع ہوا۔ اسے ڈاکٹر صاحب یہان تو گفتگو اون رویا اور الہامات مین ہے جو بمقابلہ ایک مامور من اللہ کے تحدی کے ساتھ واقع ہو ابھی تک تو مین نے ایک متنفس کی نسبت بھی نہین سنا۔ کہ آپکے الہام مباہلہ متحدیانہ سے ہلاک ہوا ہو۔ ہان آپنے پیشگوئی چودہ ماہ کی حضرت اقدس کے مقابلہ مین شائع کی ہے سو اسکی نسبت آپکا نازکرنا قبل از وقت ہے۔ اس کی نسبت یہ قول اللہ تعالیٰ کا تلاوت کیا جاسکتا ہے۔ کہ سیعلمون غدا من الکذاب الاشر۔ ڈاکٹر صاحب کس قدر آپ کی غلطی ہے کہ مولانا عبد الکریم مرحوم اور محمد افضل صاحب اور محمد یوسف کی نسبت آپ لکھتے ہین۔ کہ میری تفسیر کی مخالفت کیوجہ سے دنیا سے اوٹھائے گئے۔ ڈاکٹر صاحب یہ تین تو معمولی بلکہ ہزار ہا آدمی بحکم انک میت و انہم میتون کے فوت ہو چکے ہین۔ یہان تو گفتگو اوس موت و موت مین ہے جو بمقابلہ مدعی ماموریت کے مخالف کی نسبت متحدیانہ طور پر واقع ہو۔ لہذا آپ ارشاد فرمایئے کہ آپنے کونسا اشتہار یا الہام متحدیانہ ان کی نسبت شائع کیا تھا افسوس کہ بعد ارتداد کے آپکی مت ایسی ماری گئی اور عقل ایسی جاتی رہی۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ۔ یتخبطہ الشیطان من المس۔ ان الذین ارتدوا علی ادبارہم من بعد ما تبین لہم الہدیٰ الشیطان سول لہم واملی لہم۔ نمبر ۱۳ مین آپنے لکھا ہے کہ براہین احمدیہ مین شائع کیا تھا کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہون گے اور ظاہری و باطنی بادشاہ ہون گے پھر اس سے ارتداد کرنا روز روشن کی طرح ثابت ہے پس جو اسکا جواب ہوگا وہی اس کا جواب ہو الخ ڈاکٹر صاحب آپکے ارتداد اور حضرت اقدس کے رجوع مین زمین و آسمان کا فرق ہے اور بعد المشرقین واقع ہے اور یہ قیاس آپکا قیاس مع الفارق ہے۔ قیاس کی دو قسمین ہین ایک تو وہ قیاس ہے جو مامور بہ ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اور دوسرا قیاس وہ ہے جو اول من قاس ابلیس کا مصداق ہے اب ان دونون امرون مین جو امور کہ فارق ہین اون کو سنئے۔ اول تو مسیح موعود کا جسمانی طور پر آسمان سے اوترنا حضرت اقدس نے نہ براہین احمدیہ مین لکھا ہے اور نہ کسی اور کتاب مین اور نہ جہاد کرنا اور نہ غنائم کو لوٹنا وغیرہ وغیرہ کہین لکھا ہے یہ آپکا سراسر کذب ہے کہ براہین احمدیہ مین یہ شائع کیا ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان

سے نازل ہون گے۔ و کذا و کذا جواب آپکا اعتقاد مندرجہ مسیح الدجال ہوا اوس خیال کے اثبات مین نہ کوئی آیت لکھی ہے اور نہ کوئی حدیث پھر آپکا یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کی بنا پر لکھا ہے۔ کہ مسیح آسمان سے نازل ہون گے کس قدر افترا ہے ہان البتہ یہ لکھا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا قرآنی اشارہ اس آیت مین ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ اور بموجب اقوال مفسرین کے نہ اپنے الہامات اور کشوف سے یہ بہی لکھا ہے۔ کہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشینگوئی ہے اور پھر چند ایام کے بعد اس قول سے رجوع بہی کیا گیا ہے۔ پھر کہان تو ایسے قول سے چند روز مین رجوع کرنا جس کی نسبت یہ بہی کہا گیا ہو کہ اس قول کی طرف آیت مین صرف ایک اشارہ ہی ہے یعنی اسباب مین یہ آیت نص صریح نہین ہے اور کہان آپکا ارتداد دین سلسلہ حقہ سے جس کو آپ مدت پچیس سال تک دین و ایمان اعتقاد کرتے رہے اور آیات و احادیث اور دلائل عقلیہ سے مدت دراز تک اس کو ثابت کرتے رہے ہین سے

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اور پھر با این ہمہ خود براہین احمدیہ مین دو سطرون کے بعد ہی یہ عبارت بہی موجود ہے لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی تہی گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہین اور بحدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی مین نہایت ہی باریک امتیاز ہے آخر تک اہل بصیرت پر اس عبارت سے چند امور واضح ہوتے ہین اول یہ کہ پہلا قول یعنی جسمانی اور سیاست ملکی کا قول مسیح ثانی کی نسبت جو نقل کیا گیا ہے وہ آپکے الہام یا کشف نہین ہے ہان آپکا غربت اور انکسار اور توکل وغیرہ مین نمونہ مسیح ہونا اور مسیح کے ساتھ نہایت درجہ کا اتحاد ہونا یہ امر الہامی اور کشفی ہے جس کو یہ فقرہ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے ثابت کر رہا ہے اور دیگر الہامات مندرجہ براہین بہی اس امر کو ثابت کر رہے ہین۔ کہ مسیح اصل کے ساتھ آپکو انتہا درجہ کی مشابہت ہے، کہ عالم کشف مین دونون مسیحون کی درمیان امتیاز کرنا نہایت دشوار ہے پس اگر نشانات آسمانی اور دلائل نقلیہ و عقلیہ سے ثابت ہو جاوے کہ یہی شخص جو مجسم کہ ہے مسیح موعود ہے جس کو عالم کشف مین مسیح اصل سے انتہا درجہ کی مشابہت ہے، تو قول جسمانی اور سیاست ملکی کا جو نسبت مسیح موعود کے نقل کیا گیا ہے۔ بموجب اون خیال

علمائے مخالفین کے جو دوبارہ مہدی اور مسیح کے رکھتے ہیں کہ جہاد کریگا غنائم لوٹیگا وغیرہ وغیرہ۔ غلط اور باطل ہے خصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے۔ کہ آیت میں جسمانی اور سیاست ملکی کی طرف اشارہ ہے۔ آیت مذکورہ کوئی نص اس باب میں نہیں ہے۔ تو اس قول کا غلط ہوجانا کیا بڑی بات ہے اور ایسے اشارات سے رجوع کرنا کون سا بڑا رجوع ہے بلکہ اگر بنظر غائر دیکھا جاوے اس امر کی طرف کہ گورنمنٹ عالیہ نے اپنی رعایا کو اس قدر آزادی عنایت فرمادی ہے اور اپنی قوانین ملکی ایسے عام کردئے ہیں کہ ان قوانین کے ماتحت رہکر ہر ایک قوم نے انجمنیں قائم کرلی ہیں اور قوانین گورنمنٹ عالیہ کے ماتحت ہوکر ایک انجمن ایک حاکم تصور کی جاتی ہے اور اس کے ماتحت جس قدر لوگ عہدے دار اور مناصب مقررہ والے ہیں۔ وہ سب کے سب انجمن کے ماتحت ایسے ہی ہیں جیسے انجمن ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے پس اگر مسیح موعود کی سیاست جسمانی اور ملکی سے یہ مراد لی جاوے۔ تو یہ ایک دوسری پیشینگوئی لطیف ہے کہ گورنمنٹ عالیہ و عادلہ کی اس رعایا میں جو تعلیم یافتہ و مہذب اور اہل الرائے ہے گورنمنٹ عالیہ کی فیض آزادی سے جبکہ یہ حکومت اس کو بھی حاصل ہے۔ تو جماعت احمدیہ جو سب سے زیادہ خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اس فیض سے کیونکر محروم رہ سکتی ہے لہذا اس میں بھی انجمنیں قائم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جیسا کہ کلام نبوت میں موجود ہے۔ کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ اس کلام نبوت کا پورا ظہور اسی گورنمنٹ عادلہ کے عہد میں ہو رہا ہے۔ پس ایسے اشتہارات سے رجوع کرنا یا یہ تاویل صحیح کر لینا ایک قول لطیف ہے۔ اور نہایت صحیح مطابق واقعات کے بھی ہے۔ صحابہ کرام و تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین نے بوقت ملنے نصوص کے اپنی اجتہادات جلیہ سے رجوع کیا ہے اور امرہم شوریٰ بینہم اسلام کی تعلیم ہے پس یہ تو سنت قدیمہ ہے۔ جو اسلام میں چلی آتی ہے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف رجوع ہے۔ لیکن آپ کی ارتداد کی کوئی نظیر اسلام میں نہیں ملتی ورنہ آپ بتلاویں۔ کہ کسی صحابی یا تابعی یا کسی مجتہد نے ۲۵ سال تک کسی سلسلہ حقہ یا مسئلہ کو دین و ایمان اعتقاد کیا ہو اور نصوص کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اس کی حقیت کا اثبات بھی کیا ہو۔ اور پھر وہ اس سلسلہ حقہ یا اس مسئلہ سے مرتد ہوگیا ہو اور پہلی عقائد اور ارتدادی عقائد میں امن اور نقص امن کا فرق ہو گیا ہو یعنے اعلیٰ مرتبہ سے گر کر اسفل السافلین میں گر پڑا ہو۔ ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اپنے رسالہ میں آپنے ایک نظیر حضرت اقدس کے رجوع کی بلعم کے ارتداد کے ساتھ بھی دی ہے۔ مگر وہ بھی قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ بلعم تو حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں ہلاک اور تباہ ہوگیا اور یہاں پر جتنے بلعم موسےٰ یا عیسیٰ بن کر مقابلہ و مباہلہ میں آئے وہ خود تباہ ہوگئے غارت ہوگئے اور ہلاک ہوگئے۔ ایک تو نہیں ہلاک ہوا دو ہی نہیں ہلاک ہوئے جن کی ہلاکت کو امر اتفاقی کہا جاوے بلکہ جو مقابلہ یا مباہلہ میں آیا وہ تباہ ہوا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی کو غرضکہ آپکے جملہ قیاس اول من قاس ابلیس کے مصداق ہیں۔

ڈاکٹر صاحب چونکہ یہ سلسلہ حقہ احمدیہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے اس رجوع کی نظیر قرآن مجید اور کارخانۂ نبوت میں بھی واقع ہے۔ اگر آپ کو اس رجوع کا قیاس کرنا منظور ہے جو ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ہے۔ تو اس نظیر پر قیاس کیجئے۔ اور وہ نظیر تحویل قبلہ کا مسئلہ ہے آپ جانتے ہوں گے۔ کہ اہل کتاب کا قبلہ بیت المقدس تھا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ تو بسبب کسی مصلحت اور حکمت الٰہی کے ۱۶ یا ۱۷ ماہ تک بیت المقدس کی طرف موںھ کرکر نماز پڑھتے رہے۔ جیسا کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہے۔ ان بیت المقدس کے قبلہ گردانے میں کوئی حکم صادر نہیں ہوا تھا صرف انبیائے بنی اسرائیل کے طریق عمل کو مستحسن خیال کرکے بیت المقدس کو قبلہ گردان لیا گیا تھا۔ کیونکہ اہل کتاب کے یہاں تمام انبیائے بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس ہی تھا۔ جیسا کہ مسیح موعود کا جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر تشریف لانا درمیان یہود اور نصاریٰ کے اور نیز بعض اہل اسلام کے یہاں قدیم سے ایک مذہب چلا آتا تھا۔ حالانکہ اس بارہ میں نہ کوئی نص صریح قرآنی وارد ہے اور نہ کوئی حدیث صحیح آئی ہے۔ البتہ بے بل میں مسیح کا دوبارہ آنا جلالی شان سے لکھا ہوا ہے۔ حضرت اقدس کو بھی تشریح قول جسمانی اور سیاست ملکی مسیح موعود کی نسبت کوئی الہام یا رویا ابتدا میں بھی نہیں ہوا۔ لہذا حضرت اقدس نے براہین میں مسیح موعود کے جسمانی اور سیاست ملکی کی کوئی ایسی تشریح نہیں فرمائی۔ جیسا کہ وہ روایات مصنوعہ موضوعہ میں مہدی کے ساتھ ہوکر جہاد کرنے کے بارہ میں وارد ہیں اور وہی عوام کا خیال ہے یا کتب اور رسائل مخالفین میں ان دونوں کا جہاد کرنا لکھا ہوا ہے۔ ہاں مجملاً لفظ جسمانی اور سیاست ملکی کا قول جس کی تاویل صحیح بھی موجود ہے۔ کما مر

بطور ایک اشارہ کے نقل فرما دیا گیا ہے۔ وگرنہ پس ایسے قول سے رجوع کرنے پر اعتراض کرنا کمال سفاہت ہے۔ جیسا کہ تحویل قبلہ پر اہل کتاب نے اعتراض کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایسے معترضین کا نام سفہاء کہا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ سیقول السفہاء ما ولّٰہم عن قبلتہم التی کانوا علیہا۔ یعنی جن لوگوں کی مت ماری گئی ہے وہ اعتراض کریں گے کہ مسلمان جس قبلہ پر پہلے تھے یعنی بیت المقدس اوس سے کس چیز نے اون کو پھیر دیا۔ سفہاء اسواسطے اس لئے فرمایا گیا ہے کہ کعبۃ اللہ کی عظمت شان معترضین کو بھی مسلم تھی اور نیز کتب سابق سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ خاتم النبیین سید المرسلین کا قبلہ کعبہ معظمہ ہی ہوگا کیونکہ کعبۃ اللہ کو بیت المقدس پر بدرجہا فضیلت حاصل تھی۔ سیقول السفہاء سے پہلے آیات میں تدبر کرنے سے یہ فضیلت ثابت ہوجاتی ہے دیکھو کہیں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ واذ جعلنا البیت مثابۃً للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ کعبۃ اللہ موضع حصول ثواب گردانا گیا ہے۔ کہ تمام دنیا کے لوگ یہاں آکر مناسک حج کو ادا کریں گے اور اسی لئے وہ امن کی جگہ کی گئی تاکہ حجاج کو ایذا نہ پہنچے اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو مصلے گردانو۔ کیونکہ ابراہیم علیہ السلام جو سب کے امام اور مقتدا تھے اونہوں نے اسکو مصلے مقرر کیا ہے یعنے بالآخر یہی قبلہ ہوگا اور کہیں فرمایا گیا ہے کہ وعہدنا الیٰ ابراہیم واسمٰعیل ان طہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود۔ اس میں بھی اس کی بڑی فضیلت کی طرف اشارہ ہے کہ اس گھر کو واسطے طواف کرنیوالوں اور اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع کرنیوالوں اور سجدہ کرنیوالوں کے اے ابراہیم و اسمٰعیل پاک و صاف رکھو اور پھر حضرت ابراہیم کی ایک دعا نقل فرمائی گئی ہے۔ واذ قال ابراہیم رب اجعل ہذا بلداً امنا وارزق اہلہ من الثمرات من امن منہم باللہ والیوم الاخر۔ یہ سب تمہید حجاج کے لئے ہے پس جبکہ یہ خانہ کعبہ ایسا افضل ہے۔ کہ مناسک حج کو یہاں جہان کی حجاج آکر ادا کریں گے۔ تو اس سے بڑھکر اور کونسی فضیلت کسی مکان کو حاصل ہوسکتی ہے پھر حضرت ابراہیم کی یہ دعا بھی نقل فرمائی گئی ہے۔ کہ ارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور حضرت ابراہیم جو خلیل اللہ ہیں۔ ان کی دعا کیونکر قبول

نہ ہوویگی ۔ پھر اس خانہ کعبہ سے بڑھکر بیت المقدس وغیرہ کیونکر ہو سکتا ہے جو حضرت ابراہیم کی دعا سید المرسلین اور خاتم النبیین کے لئے جو بنی اسمٰعیل میں سے اسی مکہ معظمہ میں مبعوث ہونیوالی تھی نقل فرمائی گئی ہے ۔ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایٰتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم اور ظاہر ہے ۔ کہ ایسا رسول عظیم الشان جوان صفات مندرجہ آیت کا مصداق ہو اور دوسرا کوئی نبی یہاں پر مبعوث نہیں ہوا کہ جو علم ظاہر اور باطن کا جامع ہو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور اس گھر کی فضیلت کو آیات آلہیہ سے ثابت کرنیوالا ہو اور تمام بدعات اور شرک کی نجاستوں سے انسانوں کو پاک وصاف و مطہر کرتا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عزیز و حکیم ہے ۔ اس کو عزت اور غلبہ بھی حاصل ہو اور الکھوں اسرار اور حکمتیں آلہیہ اس کے دین متین میں موجود ہوں ۔ جبکہ ایسا رسول بھی اسی مکہ معظمہ میں پیدا ہوا ۔ پس اس مسجد کعبہ سے روگردانی کرنا یا اس رسول کے دیگر احکام دین اسلام سے اعراض کرنا اور اس پر معترض ہونا بڑی سفاہت ہے چنانچہ فرمایا گیا ۔ کہ من یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ ۔ ان جملہ آیات سے عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا ایک عارضی امر ہے جسمیں کچھ مصالح آلہیہ ہونگے جو چند روز کے بعد موقوف کر دیا جاویگا اور کعبہ معظمہ ہی ہمیشہ کے لئے قبلہ مقرر ہوگا پس معہذا جو کوئی شخص اس تحویل قبلہ پر اعتراض کرے وہ نہایت درجہ کا سفیہ ہے جس کی عقل ہی جاتی رہی ہو اور مت ماری گئی ہو ۔ اسی طرح یہ مسئلہ مسیح موعود کے دوبارہ آنیکا اہل مذاہب آسمانی میں موجود تھا ۔ کہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر دوبارہ آویگا ۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اسی طرح سے اس کو نقل کر دیا ۔ مگر با این ہمہ اون لغویات کے نقل ہرگز نہیں فرمائی ۔ جو قوم میں مشہور ہیں ۔ کلا وحاشا ۔ ہاں الہامات مندرجہ براہین احمدیہ باشارات لطیفہ بتا رہی ہیں کہ خود حضرۃ اقدس ہی مسیح موعود ہونیوالے ہیں لا غیر یہ امر بھی کمال درجہ کی سادگی اور احتیاط حضرت اقدس پر دلالت کر رہا ہے کہ جب تک امر آلہی اس بارہ میں صادر نہوا اور فاصدع بما تؤمر نہ فرمایا گیا تب تک اس کا اظہار نہ کیا گیا اور جس طرح جو لوگ معترض تحویل قبلہ پر ہوئے وہ محض سفیہ اور بیوقوف کہلائے گئے ۔ اسی طرح جو لوگ اس تحویل خیال پر اعتراض کرینگے وہ بھی سفیہ محض ہیں اسی لئے الہامات حضرت اقدس میں یہ الہام بھی موجود ہے ۔ کہ الا انھم ھم السفھاء ولاکن لا یعلمون ۔ اور جس طرح اس تحویل قبلہ پر بعض سفہاء مرتد ہو گئے اسی طرح بعض سفہائے اہل اسلام بھی اس تحویل خیال پر مرتد ہو گئے ۔ گویا ان کا قبلہ ہی خیال تھا ان معترضین اور مرتدین کی سفاہت ظاہر ہے کیونکہ جو قول مؤید کتاب اللہ و سنت رسول اللہ نہو بلکہ مخالف ہو اور عقل اس کو تسلیم کرتی ہو اس سے رجوع کرنا طرف اس قول کے جس کو کتاب اللہ بھی اور نشانات آسمانی ثابت کرتی ہوں اور سنت رسول بھی اور دلائل عقلیہ بھی اسی کی مثبت ہوں وہ قول عند العقل والنقل نہایت عمدہ اور احسن طریق ہے پھر اس پر اعتراض کرنا اگر سفاہت نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے اسی لئے قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے ۔ کہ واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم اور الہامات میں بھی وارد ہوا ہے ۔ انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم اور جس طرح کہ تحویل قبلہ سے امتحان مخلصین اور غیر مخلصین میں واقع ہوا ہے اسی طرح اس تحویل خیال سے بھی تمیز درمیان طیب اور خبیث بھی حاصل ہو گئی جیسا کہ الہامات میں بھی ہے وما کان اللہ لیترکک حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب ۔ اور جن مومنین مخلصین نے تحویل قبلہ کو بسر و چشم مان لیا اون کے اعمال صالحہ سابقہ اور ایمانیات ضائع نہیں ہوئے اسی طرح ایسے مومنین مخلصین کے اعمال صالحہ و ایمانیات بھی ضائع نہیں ہوئے جس کا اشارہ ان الہامات میں ہے انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ وکمثلک درّ لا یضاع ۔ اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم نے تحویل قبلہ اس وقت کیا کہ حکم آلہی صاف نازل ہو گیا ۔ مسیح موعود نے بھی اس خیال کی تحویل اور دعویٰ مسیح موعود اس وقت تک نہیں کیا جب تک کہ حکم تاکیدی فاصدع بما تؤمر صادر نہیں ہوا اور جس طرح کہ مختلف پیرایوں میں تحویل قبلہ کے بارہ میں تاکیدات قرآن مجید میں مکرر وارد ہوئی ہیں اسی طرح پر مسیح موعود اس تحویل خیال کو بہ تاکید بار بار بیان فرمایا کرتے ہیں جلسوں میں اشتہاروں میں رسائل میں بھی کیونکہ یہ خیال عوام میں بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ ایک ستون شرک کا بھی بن گیا تھا اور ہزاروں مسلمانوں کے ارتداد کا موجب بھی ہو گیا اور علاوہ ان دینی مفاسد کے دنیوی مفاسد یعنی عوام کے درمیان میں موجب فتنہ و فساد کا اور نیز اپنی گورنمنٹ عادلہ عالیہ کے خلاف منشا اور باعث نقض امن کا بھی تھا ۔ اگرچہ اب نہو تو کسی عرصہ کے بعد ہو جاتا ۔ اگر یہ خیال مسیح موعود کی صرف جسمانی یا سیاست ملکی ہی تک تھا تو بھی اس قدر مفاسد کا موجب ہوتا لیکن روایات موضوعہ نے عوام کے خیال میں اس قدر حواشی اسپر چڑھا دئے تھے کہ الامان الامان ونعوذ باللہ منھا کیسی غضب کی بات تھی کہ دین اسلام جو اپنے لفظوں ہی سے امن اور سلامتی کو ندا کر رہا ہے وہ لا یقبل الا السیف الا الاسلام میں منحصر ہو گیا اور جس طرح اہل کتاب اپنی کتاب کے بموجب بخوبی جانتے تھے کہ خاتم النبیین صلعم کا قبلہ کعبہ معظمہ ہوگا چنانچہ اب تک باوجود ہونے صدہا تراجم مختلفہ کے یہ امر مفہوم ہوتا ہے ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربھم ۔ اسی طرح علمائے مخالفین ہمارے خوب جانتے ہیں کہ مسیح اسرائیلی کا بجسد عنصری آسمان پر چڑھنا اور پھر آسمان سے نازل ہونا اور دو ہزار برس تک یا زیادہ مدت تک آسمان پر زندہ رہنا محض غلط ہے اور حق وہی ہے جو مسلک سوی جماعت احمدیہ کا ہے مگر عناد اور تعصب ان علماء کا اب تک روز بروز روبہ ترقی ہے صدق رسول الکریم لتتبعن سنن من کان قبلکم الحدیث اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم کو حکم تحویل قبلہ کا نہایت بڑی صفائی کے ساتھ نازل ہوا اور اس کے بعد ترقی روز افزوں دین اسلام کی ہمیشہ ہوتی رہی اسی طرح اس خیال کی تحویل کے بعد روز افزوں ترقی علوم دینیہ و اشاعت کتب و رسائل سلسلہ احمدیہ کی دیگر فتوحات دینی و دنیوی کی بھی ترقی یوماً فیوماً ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہیگی ان شاء اللہ تعالیٰ ۔ اور اکثر الہامات حضرت مسیح موعود کے ان اسرار عجیبہ اور معارف لطیفہ کی طرف اشارات بھی کر رہے ہیں ۔ مثلاً مضمون مندرجہ یاتیک من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق کعبۃ اللہ کیلئے ارشاد فرمایا گیا تھا ہمیں مناسبت ہی مضمون الہام میں وارد ہوا کیونکہ اس خیال کی تحویل کی نظیر تحویل قبلہ ہی مناسب ہے جو آنحضرت صلعم کے وقت میں واقع ہو چکی ہے ۔ یا مثلاً الہام سلام علیٰ ابراہیم ہے اوس میں بھی یہ مناسبت موجود ہے یعنی جس طرح آنحضرت صلعم کے وقت میں مسجد ابراہیمی یعنی خانہ کعبہ کی طرف تحویل واقع ہوئی اسی طرح زمانہ مسیح موعود میں جو ابراہیم وقت ہے ، اس خیال قدیم کی تحویل سلامتی کے ساتھ طرف صراط مستقیم کے واقع ہوگی جو واقع ہوئی ۔ یا الہام الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے اس میں بھی یہ مناسبت بشدت موجود ہے ۔ یعنی جس طرح اصحاب فیل کی کوشش خانہ کعبہ کے استیصال میں ضائع کی گئی تھی اور وہ سب اصحاب الفیل بھی کعصف ماکول کر دئے گئے تھے ۔ اوسی طرح جو بڑی بڑی صنادید قوم اس خیال کی تحویل میں جو طرف صراط مستقیم کے ہوا ہے اس کی بیخکنی میں سعی اور کوشش کرینگے اون کی وہ جملہ کوششیں ضائع کی جاوینگی اور خود مخالفین کو ذریعہ سم قاتل یعنی سنگ ریزہ [illegible] کعصف ماکول کر دیا جاویگا جیسا کہ واقع ہوا ۔ دیکھو [illegible] یا مثلاً الہام واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ہے اس میں بھی مناسبت کا ہونا ظاہر ہے یعنی جس طرح کہ [illegible]

مسلمان معاصرین کی اخلاقی جرأت

زبانی باتوں میں تو مسلمان بہت بڑھ بڑھ کے بولنے کے عادی ہیں۔ لیکن عملی طور پر اُن کے افعال کی پڑتال کرو تو سخت مایوسی ہوتی ہے۔ کہ جس قوم کے لیڈروں کا یہ حال ہے اس کے عوام کی حالت جتنی کچھ افسوسناک ہو۔ تھوڑی ہے۔ اس وقت ہمیں اسلامی اخبارات سے شکایت ہے کہ وہ حق پسندی اور اخلاقی جرأت میں بہت گرے ہوئے ہیں۔ عوام کو تو خیر ہم اس وجہ سے معذور سمجھ لیں کہ وہ بے علم یا کم عقل ہونے کے علاوہ ضدی اور متعصب ملانوں کے زیر اثر بھی ہیں۔ لہذا حق و ناحق کی تمیز اور تائید و تردید کا حوصلہ و اہلیت اُن میں نہیں مگر ہمارا اہل قلم اور خصوصاً اخباروں کے اڈیٹرز کو کیا خدا کی سنوار ہے۔ کہ اس بارہ میں وہ بھی علی العموم عوام سے کچھ کم نہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

جب سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا امر پبلک میں پیش ہوتا ہے۔ جس کے ماننے میں معمولی عقل و فہم کے آدمی کو بھی انکار و تامل کی گنجائش نہ ہو یا جو بالکل واقعات صحیحہ پر مبنی ہو۔ مگر اس سے براہ راست یا ضمناً ہی سلسلہ موصوفہ کی تائید ہوتی اور اس کے کاز کو کچھ تقویت پہونچتی ہو۔ تو ان حضرات کی ایمانداری و انصاف پسندی کا پردہ فاش ہوجاتا اور عقل و فہم کی قلعی کھل جاتی ہے کیونکہ ہندوستان بھر کے غیر احمدی مسلمان ہمعصروں میں اس وقت بمشکل دو چار ہی ایسے نکلیں گے جو اس امر کی تائید کریں یا احمدیوں کی تحریرات متعلقہ کو کم از کم اپنے پرچوں سے بہرۂ منقولات ہی میں لے لیں۔ عیسائیوں ہندوؤں۔ دہریوں۔ فاسقوں۔ فاجروں۔ غرض کہ ہر قسم کے دشمنان اسلام کی تحریکوں پر متوجہ ہونا اور انکی تحریروں کا اقتباس لینا گناہ کبیرہ ہے۔ خواہ وہ بات کیسی ہی سچی اچھی اور مفید و کار آمد ہو۔ آخر اس کی وجہ؟ وہی تعصب سخن پروری اور دنیا پرستی ہے۔ جس نے آج کل کے علماء مخالفین کی عقلوں پر دبیز دبیز پردہ ڈال رکھے ہیں۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے سلسلہ احمدیہ کی تائید میں کوئی کلمہ خیر کہہ دیا تو ہمارے خریدار اور ناظرین ہماری طرف سے بدظن و بیزار ہو جاویں گے کہ وہ بھی یہ بھی مرزائی ہو گئے۔ اور اس طرح ہمارے کاروبار کی کساد بازاری ہوگی اور روزی میں فرق آویگا جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان حق اور صداقت کی اتنی پروا نہیں کرتے۔ جتنا کہ اپنی دنیا داری کی ناک اور بات کو عزیز رکھتے اور اس کی تیج کرتے ہیں۔ وہ خدا کے رسول کی بات اور دین اسلام کے ایسے حامی نہیں۔ جیسے کہ بھائی برادری کے زیر اثر ہیں اور اہل یورپ کی سی قومیت پر فلاح دارین کو سمجھتے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا معرکۃ الآرا مضمون در بارہ عقیدۂ جہاد و خونی مہدی شائع ہوا۔ کتنے مسلمان اخبار ہیں جنہوں نے اس پر نوٹس لے کر سلسلہ احمدیہ کی تائید فرمائی؟ چند روز سے ایک عیسائی فرم کی طرف سے قرآن شریف کے ترجمہ بلا متن کا اشتہار بعض اسلامی پرچوں میں ہو رہا ہے جو ایک سخت قابل گرفت معاملہ اور اسلام کو ضرر عظیم پہنچانے کا پیش خیمہ ہے۔ مگر کس کس اسلامی ہمعصر نے از خود اس کے نفع و نقصان کی پرواہ کی ہے اور اگر از خود اتنی توفیق اور اسلامی حمیت نہ تھی تو کم از کم احمدی اخبارات الحکم وغیرہ کے لکھنے پر بھی کان دھرتے۔ مگر افسوس! دنیا کی ناک لاج اور روزی کی فکر انہیں ایسے امور پر متوجہ ہونے ہی نہیں دیتی۔ اور تو اور۔ ان کا تعصب اور تنگ ظرفی و تنگ خیالی تو اس درجہ تک پہونچی ہوئی ہے کہ اپنے اخباروں میں سلسلہ احمدیہ کے خلاف مضامین تو جھوٹے سچے لغو و لچر بھی شائع کر دیتے ہیں لیکن ان کے جواب اور تائیدی مضامین درج کرتے ہوئے ان کا سر گھٹتا ہے۔ ہمعصر پیسہ اخبار کا طرز عمل اس بارہ میں پھر بھی بس غنیمت ہے کہ وہ کبھی کبھی احمدیوں کے مضامین بھی شائع کر دیتا ہے گو وہ بھی سلسلہ حقہ کے سخت مخالفین میں ہو اور بعض دیگر اسلامی معاصرین اسی پہ طعنے دیتے ہوں کہ "وہ کوئی قومی یا اسلامی پرچہ نہیں بلکہ ایک عام مذاق کا اخبار ہے۔ پیسہ اس کا مذہب ہے لہذا اس کی پالیسی بھی اسی کے مناسب حال ہونی چاہیئے" لیکن ہم تو اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا مذہب خواہ کچھ ہو پھر وہ تمہاری طرح ایسا تنگ خیال اور متعصب تو نہیں کہ وہ احمدیوں کے معمولی اخبار میں بخل کرے۔ پیسہ پرستی کی دھن سے طعنہ زن حضرات کب خالی ہیں وہ بھی اکثر موقعوں پر دنیوی نفع و ضرر کے خیال سے حق پوشی و ضمیر فروشی کر جاتے ہیں۔ خدا ہی بچائے ان لیڈروں اور کشتی قوم کے ناخداؤں سے جن کے ڈھنگ ہمیں تو ایسے نظر آتے ہیں کہ قوم بیچاری کو بیچ منجدھار ہی ڈبوئیں گے۔

ہندو مسلمان اخبارات

ہندو مسلمان اخباروں میں باہمی حقوق و تعلقات کی کشمکش اور تُو تُو مَیں مَیں اکثر رہتی ہے۔ ہندو یہ کہتے ہیں کہ ہم پر ظلم ہوتا ہے۔ ہمارے حقوق پامال کئے جاتے ہیں اور مسلمان یہ واویلا کرتے ہیں کہ اہل ہنود کا غلبہ اور انکی متعصبانہ چھیڑ چھاڑ بندیاں اور ریشہ دوانیاں ہماری قوم کو پیسے ڈالتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ فریقین ایک دوسرے کو ہی ملزم ٹھیراتے جاتے ہیں اپنے ہم قوموں کی ذرا بھی زیادتی یا خطا کا اقرار کرنے کو انہیں سے کوئی بھی تیار نظر نہیں آتا یہ تو ممکن نہیں کہ دونوں بالکل سچے ہوں یا دونو بالکل جھوٹے۔ لامحالہ ان کی حالت اس کے مصداق ہوگی کہ "کچھ لوہا کھوٹا کچھ لوہار" اگر فریقین کو قومی تیج کی بجائے صرف حق و ناحق سے غرض ہوتی تو چاہیئے تھا کہ کبھی ہندوؤں کی زیادتی کی شکایت کسی ہندو ہمعصر میں بھی چھپ جایا کرتی اور مسلمان اخبارات جیسے ہمیشہ ہندوؤں کے ظلم اور مسلمانوں کی مظلومی کے دُکھڑے روتے رہتے ہیں ویسے ہی کبھی کبھار کسی نیک بے تعصب۔ صلح جو قابل رحم اور بے ضرر و بے آزار ہندو بھائی کی تعریف حمایت میں بھی قلم اٹھا لیا کرتے۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں کی اکثر شکایات بالکل سچی اور واقعات پر مبنی ہوتی ہیں لیکن کیا مجال ہے کہ کوئی ہندو پرچہ ان میں مسلمانوں کو حق بجانب سمجھ کر انکی تائید کرے نیز ہم جانتے ہیں کہ اہل ہنود میں جہاں اکثر حضرات آریہ مسلمانوں کے سخت مخالف اور اسلام کے کھلے دشمن ہیں وہاں بہت سے پرانے خیال کے ہندو احباب غیر متعصب۔ نیک دل اور آشتی پسند بھی اسی ملک میں بستے ہیں۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ مسلمان معاصرین ان کے اوصاف حمیدہ کی سچی تعریف بھی اپنے پرچوں میں شائع ہونا گوارا کریں یہی وجہ ہے۔ کہ آجکل اس ملک کے مذہبی۔ اخلاقی تمدنی اور سیاسی۔ غرض ہر قسم کے حالات و معاملات میں سخت افسوسناک گڑبڑ پڑی ہوئی ہے اور ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے اگر لوگوں میں سخن پروری اور قومی تیج کی جگہ حق جوئی و حق گوئی کا مادہ ہوتا تو ملک پر طرح طرح کی بلائیں ہرگز نہ آئیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان رحمت اللہ صاحب سنگرور
مسمات عمر بی بی ۔ چوپالہ تحصیل و ضلع گوجرات
میان غلام محمد صاحب چک اسکندر ۔ کہاریان ضلع گوجرات
میان احمد دین صاحب 〃 〃 〃 〃
اہلیہ میان عبد الغفور صاحب سر دعہ ضلع ہوشیارپور
میان احمد دوہا و الا صاحب ۔ کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
میان حسن محمد صاحب 〃 〃 〃 〃
میان انشاء اللہ خان صاحب دہلی
میان محمد اکرم خان صاحب مردان
میان عبد الرحمن صاحب ۔ اجنیان والہ ۔ گوجرانوالہ
میان شیر گل صاحب ۔ کچھیان ۔ ضلع ہزارہ
میان لال الدین صاحب 〃 〃 〃
میان احسن الملک صاحب ۔ شوپیان ملک کشمیر
میان احمد بیگ صاحب 〃 〃 〃
علی بیگ صاحب 〃 〃 〃
اہلیہ میان نور محمد صاحب ۔ ہاجرہ متصل نیوپنڈ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ
میان محمد صاحب 〃 〃 〃 〃
میان کرم الدین صاحب 〃 〃 〃
راجہ 〃 〃 〃
میان احمد صاحب 〃 〃 〃
میان محمد حیات صاحب 〃 〃 〃 〃
میان اللہ دین صاحب 〃 〃 〃 〃
بہاول صاحب 〃 〃 〃 〃
میان فضل دین صاحب 〃 〃 〃
میان عمرا 〃 〃 〃
میان شہاب الدین صاحب ۔ چوڑیان ضلع سیالکوٹ
میان حسن دین صاحب ۔ شکار ماچھیان ضلع گورداسپور
میان محمد شریف صاحب 〃 〃 〃 〃
میان محمد یعقوب صاحب 〃 〃 〃 〃
میان محمد حنیف صاحب 〃 〃 〃 〃
میان عمر حیات صاحب سکنہ بگول ۔ بٹالہ ۔ گورداسپور
میان احمد دین صاحب ولد نور الدین صاحب 〃 〃
میان رحیم بخش صاحب نجار ۔ کٹھیالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
شاہ محمد صاحب ولد نواب 〃 〃 〃

رسید زر

۱۳ ۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۱۷۲۸ ۔ علی اکبر خان صاحب ۔ عہ/
۱۴ 〃 〃 ۱۷۲۹ ۔ محمد حیات صاحب ۔ عہ/
۱۴ 〃 〃 ۱۷۳۰ ۔ میر غلام محی الدین صاحب ۔ عہ/
۱۵ 〃 〃 ۹۶۵ ۔ محمد امین صاحب ۔ سے/
۱۵ 〃 〃 ۱۱۳۹ ۔ میان نذر محمد صاحب ۔ عہ/
۱۵ 〃 〃 ۲۵ ۔ عنایت اللہ صاحب ۔ عہ/
۱۵ 〃 〃 ۱۶۹۵ ۔ رحیم بخش صاحب ۔ عہ/
۱۵ 〃 〃 ۱۷۳۲ ۔ محمد حسین صاحب ۔ عہ/
۱۶ 〃 〃 ۱۱۹۱ ۔ دولت خان صاحب ۔ عہ/
۱۶ 〃 〃 ۱۷۳۰ ۔ عبد الکریم صاحب ۔ عہ/
۱۶ 〃 〃 ۱۵۱۳ ۔ حبیب اللہ خان صاحب ۔ سے/
۱۶ 〃 〃 ۱۷۱۳ ۔ مہدی حسن خان صاحب ۔ عہ/
۱۶ 〃 〃 ۱۷۳۶ ۔ میان چراغ دین صاحب ۔ عہ/
۱۶ 〃 〃 ۱۶۸۹ ۔ مولوی عبد اللہ صاحب ۔ عہ/
۱۶ 〃 〃 ۱۰۹۱ ۔ سید محمد اشرف صاحب ۔ سے/
۱۶ 〃 〃 ۱۰۴۳ ۔ قلندر بخش صاحب ۔ عا/۱۲
۱۷ 〃 〃 ۱۴۶۶ ۔ میان احمد صاحب ۔ عہ/
۱۷ 〃 〃 ۷۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب ۔ ۴/
۱۷ 〃 〃 ۱۵۳۳ ۔ محمد عبد اللہ صاحب ۔ عہ/
۱۷ 〃 〃 ۱۷۲۰ ۔ شیخ فتح محمد صاحب ۔ سے/
۱۷ 〃 〃 ۱۷۳۸ ۔ سید عمر شاہ صاحب ۔ عہ/
۱۷ 〃 〃 ۱۷۳۹ ۔ سردار کریم داد خان صاحب ۔ عہ/
۱۷ 〃 〃 ۱۲۴۲ ۔ حافظ غلام احمد صاحب ۔ سے/
۱۷ 〃 〃 ۱۷۴۰ ۔ میان احمد دین صاحب ۔ عہ/
۱۷ 〃 〃 ۱۷۰۹ ۔ سرور شاہ صاحب ۔ سے/
۱۷ 〃 〃 ۶۶ ۔ فوجدار خان صاحب ۔ سے/
۱۷ 〃 〃 ۱۷۴۱ ۔ رکن الدین صاحب ۔ عہ/
۱۷ 〃 〃 ۱۷۴۲ ۔ منشی محمد الدین صاحب ۔ عہ/
۱۷ 〃 〃 ۱۷۱۰ ۔ میان محمد حسین صاحب ۔ عہ/
۱۷ 〃 〃 ۳۶۷ ۔ محمد مطیع اللہ صاحب ۔ عہ/
۱۸ 〃 〃 ۱۷۵۳ ۔ مولوی میر علی صاحب ۔ عہ/
۱۸ 〃 〃 ۱۷۴۴ ۔ محمد ابراہیم صاحب ۔ عہ/
۱۸ 〃 〃 ۱۷۴۵ ۔ غلام محی الدین صاحب ۔ عہ/
۱۸ 〃 〃 ۱۷۴۶ ۔ نواب علی صاحب ۔ عہ/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمت ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتہم کا مباحثہ جس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح — اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر ۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے ضروری ہین ۔ قیمت ۱؎

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین ۔ قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی جمع کیا گیا ہے ۔ غلامی ۱ر ۔ عصمت انبیاء ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱؎